سوال: مفتی، واصف علی واصف اور اشفاق احمد کے روحانی قد کے بارے میں کچھ بتائیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: خواتین و حضرات اس میں غیبت آ جاتی ھے، میں کیا کروں، اصولاً جس علم کو ہم پریکٹس کرتے ھیں اس کے پیشِ نظر میرا واسطہ مفتی صاحب اور اشفاق صاحب سے رھا، اتفاق سے قدرت اللہ شہاب کچھ پہلے گزر گئے " but I was there in Lahore when he was there" واصف علی واصف بھی وھاں تھے۔ اب اگر ایک لفظ میں آپ کو بتاؤں تو جو ایک جنرل "Mysticism" ھے ان میں شاید بڑا مشکل ھے کہ میں کہوں کہ " any among of them was a mystic, there was no sign of it" البتہ میں واصف صاحب کے بارے میں کہوں گا "he was literary aesthete" اور ان کا "origin" خلیل جبران سے تھا۔ انشائیہ کی زبان سے انہوں نے اپنا انداز اختیار کیا تھا۔ اور بڑی خوبصورت اردو (زبان و بیان کی حد تک) میں بڑے اچھے خیال پیش کیئے۔ " بَٹ ڈِیڈ ھِی ناو اباوٹ دا ٹرُوتھ؟ اباوٹ ھائی ریلیشن شِپ آف مِسٹِس اِزم؟ یہ مجھے ان کی کسی تحریر میں نظر نہیں آیا۔ اشفاق صاحب سے میری ملاقات ھوئی، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں خدا کے رستے پر چلنا چاھتا ھوں، میں نے بدقسمتی سے ان کو تھوڑا کوراسا جواب دیا۔ میں نے کہا خاں صاحب یہ آپ کے لیئے ممکن نہیں ھے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ھے؟ تو میں نے کہا " one thing is you're very possessive and the second thing is" کہ آپ وجاھت طلب ھیں۔ ان دو چیزوں کے ھوتے ھوئے خدا کو تلاش رستہ نہیں پکڑ سکتی۔

تیسرے مفتی صاحب ھیں، سچ پوچھو تو مفتی صاحب سے میری ابتدائی ملاقات بڑے مزے کی ھوئی۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے اپنی کتاب میں غلط واقعات کیوں لکھے ھیں اور آپ نے "mystic reference" سے کیوں لکھے ھیں؟ کالاشاہ کاکو کا بابا اور اسلام آباد میں سکوٹر والا واقعہ، میں نے ان سے کہا آپ کو خیال نہیں آیا کہ یہ بڑی غلط "statements" ھیں اور اس سے تصوّف بدنام ھوتا ھے۔ تو بقول مفتی صاحب وھاں سے نکل کر اشفاق کے پاس گئے " یار ایدے ارد گرد کوئی آرا ضرور اے، اینوں پتہ کس طرح لگ گیا اے " (بولے یار اس کے آس پاس ضرور کوئی آراء ھے، اس کو پتا کیسے چلا) پنجابی بڑی خوبصورت اور ٹھیٹھ بولتے تھے۔ جب واپس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کو پتا کیسے چلا؟ میں نے کہا صوفی کا یہ طریق ھی نہیں، صوفی کوئی دعوی' نہیں کرتا، وہ بیچارہ پہلے ھی خدا سے ڈرا ھوتا ھے، تم لوگ اس پہ خوامخواہ جھوٹ مسلط کر دیتے ھو۔ وہ تو نہ وعدہ کرتا ھے اور نہ دعوی' کرتا ھے۔ یہ ملفوظات عوام الناس کے اعتقادات کے لیے خطرناک ثابت ھو سکتی ھیں۔ " you are creating a sense of euphoria in people" اور یہ " euphoria tendencies " لوگوں میں فضول امیدیں پیدا کرتی ھیں۔

یہ کاوش اگر کسی اور انداز سے کی جائے تو شاید ملت کا فائدہ ھو۔ مگر یہ جو ڈھیر لگا کر آپ مجذوبوں اور بابوں کی کہانیاں لکھتے ھیں یہ کم از کم تصوّف نہیں ھے۔ " it could be anything, it could be a literary style, it could

"be mystical writing" لیکن اس کا تصوّف سے کوئی تعلق نہیں۔

خواتین و حضرات ! " جان ڈون " کو لوگ " مِسٹِک " کہتے ھیں۔ موصوف کے متعلق مشہور ھے کہ انگریزی میں " mystic peotry " فرمائی اور عارفانہ کلام لکھا۔ تو اس کے بارے میں ایک جملہ لکھا ھوا کہ " ھِی ی ؔوزڈ ٹ ؔو پرپلیکس دا فیئر لیڈیز وِد ھز میٹافوریکلی اینٹیٹیز " اب مجھے نہیں پتا یہ تقریب بحرِ ملاقات تھی یا کیا تھا لیکن تصوّف کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مفتی صاحب کہا کرتے تھے کہ میں اس لیئے لکھتا ھوں تک کہ لوگوں کا رجحان اس کی طرف آئے۔ میں مفتی صاحب سے کہا کہ دیکھو مفتی صاحب اگر رجحان اس طرف آئے گا تو لوگ خدا تو نہیں ڈھونڈیں گے، لوگ تو مجذوب ڈھونڈیں گے۔ وہ تو ایسے لوگ ڈھونڈتے پھریں گے کہ جن کے ساتھ اس قسم کی کوئی شناخت وابستہ نہیں ھے۔ مفتی صاحب ماشاء اللہ نیّت کے بہت اچھے تھے اور نیک انسان تھے اور تسبیحات کرتے تھے۔

ایک دن مجھے انہوں نے کہا کہ پروفیسر صاحب آپ نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ھے۔ میں نے پوچھا میں نے کیا گستاخی کی؟ کہنے لگے اچھے بھلے ھم اللہ کی گود میں بیٹھے تھے تم نے ھمین نوکر بنا دیا ھے۔

ایک دن بڑا عجیب سا سوال کیا، کہنے لگے میں دیکھتا ھوں پروفیسر صاحب کہ آپ مجھ پر کچھ زیادہ ھی مہربانی کرتے ھیں، ایسا کیوں ھے؟ اچھا! مفتی صاحب تھے بڑے شکی مزاج، ان کا خیال تھا کہ وہ ادیب ھیں شاید اس وجہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ میرے ساتھ کیوں اتنی شفقت برتتے ھیں، مہربانی کرتے ھیں؟ میں نے کہا دیکھو مفتی صاحب بات یہ ھے کہ ایک واقعہ آپ اپنی کتاب میں غلطی سے سچا لکھ گئے ھو، میں اس کی وجہ سے آپ کی بڑی قدر کرتا ھوں، چونک کے بولے وہ کون سا؟ میں نے کہا آپ کو یاد ھے آپ کی والدہ آپ کو دھلی کے ایک چشتیہ فقیر کے پاس لے کر گئ تھیں، اس فقیر نے کہا

" ایہہ ڈنگر اے، داندا ے، اینوں کدی عقل نہیں آوے گی مگر اینوں زمانہ آخر وچ آ کے اِک اچھا استاد ملے گا، تے میں آکھیا مفتی صاحب ھون تسی نوّے پچانوے دے ھو گئے ھو، میرے سوا توانوں کون ملیا اے "

(یہ بالکل چغد اور جانور ھے، اس کو کبھی عقل نہیں آئے گی، مگر اسے عمر کے آخری حصے میں ایک اچھا استاد ملے گا۔ تو میں نے کہا مفتی صاحب آپ نوّے پچانوے برس کے ھو گئے ھیں اب میرے علاوہ آپ کو کون ملے گا؟) میں تو سمجھتا ھوں اس کی پیشن گوئی مجھ تک پہنچ گئ ھے، اس لیے میں آپ کی زیادہ قدر کرتا ھوں۔

"As a human being they were all nice" لیکن "But somewhere we can not side with them" جیسے اشفاق احمد صاحب کے بابوں کے تذکرے، اب نارمل اور "common tendencies" کے ساتھ کوئی بھی شخص اچھا بندہ ھو سکتا ھے، کوئی بھی شخص نیک اور عبادت گزار ھو سکتا ھے، لیکن یہ رستہ اس قدر جاں گسل ھے اور ایک "mystic order" اتنا مشکل ھوتا ھے کہ " I don't think they every understood the nature of mysticism at all" میں آپ کو مثال دیتا ھوں۔ شروع شروع میں "I was fascinated by one work" جب میں نے شیخ جنیدؒ کا ایک قول پڑھا، کسی نے پوچھا

کہ توحید کیا ھے تو فرمایا قدیم کو حادث سے علیحدہ کرنا توحید ھے۔ میں نے ان [مفتی و شہاب و اشفاق صاحب] اصحاب سے وہ اقوال نہیں سنے اور نہ ھی سن سکتا ھوں۔ کیونکہ وہ اس اضطراب میں کبھی گئے ھی نہیں۔ کسی شیخ کی زبان سے جب کوئی جملہ نکلتا ھے تو اتنا آسان نہیں نکلتا۔ اس کو " پِتھیکل، ٹینس اینڈ ٹرس " کہتے ھیں۔ یعنی بڑی کوفت سے جیسے بدن سے روح نکلتی ھے، صوفی کی زبان سے کوئی جملہ بالکل اسی طرح نکلتا ھے۔ وہ ایک معمولی جملہ نہیں ھوتا۔ وہ اس کی ھڈ بیتی کی انتہا اور ماہ و سال کی ریاضتوں کی تلخی سموئے ھوتا ھے۔ ان لوگوں کے ھاں ایسا جملہ میں نے کہیں نہیں دیکھا۔

البتہ ایک خوبصورت تحریر کوئی بھی لکھ سکتا ھے۔ میں نے خلیل جبران کی ایک چھوٹی سی بات پڑھی تھی اور آج تک اس کی لذت ھی نہیں گئی۔ اندازِ ادب میں دنیا کا سب سے خوبصورت ادیب تھا۔ اسی طرح "آسکر وائیلڈ" کی مثال ھے، جس نے جمالیاتی ادب کی بنیاد رکھی۔ اس کا کردار انتہائی مکروہ اور غلیظ تھا اس کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی نگارشات خوبصورت نہیں تھیں۔ "آسکر وائیلڈ" نے لکھا " TREAD lightly, she is near. Under the snow,. Speak gently, she can hear. The daisies grow." آھستہ بولو کہ وہ یاسمن کے غنچوں کے کھلنے کی صدا بھی سن لیتی ھے۔

اس طرح خلیل جبران نے ایک چھوٹا سا جملہ لکھا اور اتنے مختصر سے جملے مین بڑی بڑی انسانی کیفیات کو قید کر دیا۔ وہ لکھتا ھے کہ " وہ ھیکل کی سیڑھیوں پر بیٹھی ھوئی تھی، دو مردوں کے درمیان اس کا ایک گال زرد اور ایک سرخ تھا " اس نے آپ کے تخیل پہ چھوڑ دیا، آپ سوچتے رھو کہ وہ کیا صورتحال ھو گی۔ تو ایسے جملے میں نے واصف صاحب کے ھاں نہیں دیکھے "It was a simple aesthetic writing" کسی نے واصف صاحب کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا تھا " ھی واز لیٹریری این ایستھیٹ " ان کو اس سے زیادہ میں " evaluate " نہیں کر سکا۔ خان صاحب کے ساتھ المیّہ یہ تھا کہ انہوں نے روزمرہ زندگی اور ٹی وی پہ بابائیت کا ایک پورا دبستان کھول رکھا تھا اور کچھ لوگوں کو بابا بنانے پر مُصر تھے۔ میں نے دو ایک کی تحقیق کی مگر ان میں بھی ایسی کوئی بات قطعاً موجود نہیں تھی جس کا وہ تذکرہ کرتے تھے۔ " پرھیپس بائی اینی آڈسر کو مسٹیسنسز وی ڈو کم ایکراس آپر سن آر پر سنز وچ مائٹ ایگزیبٹ سٹرینج فیکٹ اباوٹ لائف ھی واز فری " مگر اس کو تصوّف نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ مفتی صاحب کو اتنے دعوے نہیں تھے "He was free frank man" جن دنوں وہ "تلاش " (تصنیف کا نام) لکھ رھے تھے میرے پاس آئے، کہنے لگے پروفیسر صاحب اب لکھا نہیں جاتا۔ ان کا پروسٹیٹ بڑا شدید کینسر بن چکا تھا۔ میں نے جواب دیا آپ یہ کتاب مکمل کرو گے۔ الحمد اللہ انہوں نے وہ بھی کی اور اس کے بعد بھی لکھا۔ " He was such a man, He was all the time learning" مجھے یہ خوبی مفتی صاحب میں نظر آئی کہ وہ لمحہء آخر تک کچھ نہ کچھ سیکھ رھے تھے۔ اللہ تعالی' ان کی مغفرت فرمائے اور باقی سب کو بھی غریقِ رحمت کرے۔ بحثیتِ انسان بندے سے بہرحال گمان کی غلطیاں ھو جاتی ھیں۔ But as a human being thay were all nice people

Composed by Syed Zahid Iqbal